

وجود عدم۔ مقابل اس مصرع میں بہ معنی مرجع ہے، جیسے حریف
کہ بہ معنی دوست کے بھی مستعمل ہے۔ معنوم شعریہ کہ ہم اور دوست
ازروئے خود عادتِ صندِ ہم دیگر ہیں۔ وہ میری طبع کی روانی
دیکھ کر رک گیا۔

مطلب یہ ہے کہ میں اور محبوب صندِ ہم دیگر ہیں۔ میری طبیعت زوروں پر
پرہتھی۔ پے در پے لطیفہ گوئی اور بزلہ سنجی سے کام لے رہا تھا۔ محبوب نے یہ
کیفیت دیکھی تو چپ ہو گیا، یعنی باتِ چیت ترک کر دی۔ سمجھنا چاہیے کہ
اسے میری طبیعت کی روانی پسندیدہ معلوم ہوئی اور ناراض ہو گیا۔
۶۔ لغات۔ گرائی : وزن میں بھاری ہونا، قدر و قیمت میں
بلند پایہ ہونا۔

ارزاں : وزن میں ہلکا، قدر و قیمت میں بے حقیقت۔
شعر میں دونوں لفظوں کے دونوں معنی شاعر کے پیش نظر ہیں۔
شرح : خواجہ حالی اس شعر کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :
”میری قدر اُس پتھر کی ہے، جو راستے کے سرے پر پڑا ہو اور
ہر شخص اس پر آتے جاتے پاؤں رکھ کر گزرے، یعنی ہوں تو
گراں قدر، مگر اُس پتھر کی طرح بے قدر ہوں۔ پس میری گرائی
کس قدر ارزاں ہے۔“

جو پتھر راستے میں پڑا ہو، بھاری ہونے کے باوجود سخت بے قدر
ہوتا ہے۔ کیونکہ آنے جانے والے سب اسے پا مال کرتے ہیں۔ وہی کیفیت
مرزا غالب کی ہے کہ قدر و قیمت میں بڑھا ہوا ہونے کے باوصف بالکل
بے حیثیت سمجھے جاتے ہیں۔

مرزا نے یہ مضمون ایک فارسی شعر میں بھی باندھا ہے :